

آیت چالیس—گنتی چوبیس—کی پوشیدہ تاریخ

حزقی ایل نمبر پانچ

Jeff Pippenger

2026-08-10

Testimonies، جلد پنجم، کے اُس اقتباس میں جس پر ہم اب کئی مضامین سے غور کرتے آ رہے ہیں، ہمیں ہیکل کی اُس روایا کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے جو حزقی ایل، یسعیاہ، اور یوحنا کو دی گئی تھی:

"یہ اسباق ہمارے فائدے کے لیے ہیں۔ ہمیں اپنی ایمان داری کو خدا پر قائم رکھنا چاہیے، کیونکہ ہمارے بالکل سامنے ایسا وقت ہے جو انسانوں کی جانوں کو آزمائش میں ڈال دے گا۔ مسیح نے کوہ زیتون پر اُن ہولناک عدالتوں کا بیان کیا جو اُس کی دوسری آمد سے پہلے واقع ہونے والی تھیں: 'اور تم جنگوں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے۔' 'قوم قوم کے خلاف اٹھے گی، اور سلطنت سلطنت کے خلاف؛ اور جگہ جگہ کال اور وبائیں اور زلزلے آئیں گے۔ یہ سب دکھوں کی ابتدا ہے۔' اگرچہ ان پیشین گوئیوں کی جزوی تکمیل یروشلم کی تباہی کے وقت ہوئی، تاہم ان کا زیادہ براہ راست اطلاق آخری ایام پر ہوتا ہے۔"

آو کی نویں تاریخ

تیشہ باب، جس کے عبرانی معنی ہیں "آب کی نویں"، یہودیوں کا وہ دن ہے جو 586 قبل مسیح میں بابلیوں کے ہاتھوں پہلے ہیکل کی تباہی اور سن 70 میں ططس کے ہاتھوں دوسرے ہیکل کی تباہی کی یاد مناتا ہے۔ یہ دونوں تباہیاں ایک ہی تقویمی تاریخ پر واقع ہوئیں—عبرانی مہینے آب کی 9ویں تاریخ کو (جو عموماً گریگورین تقویم کے مطابق جولائی یا اگست میں پڑتی ہے)۔ جب سسٹر وائٹ یروشلم کی تباہی کو آخری ایام میں "اس وقت" کے ساتھ مربوط کرتی ہیں "جو لوگوں کی جانوں کو آزمائے گا"، تو وہ دو ایسی تباہیوں کی نشان دہی کر رہی ہوتی ہیں جو دونوں ہی جلد آنے والے سنڈے لاء کی تمثیل پیش کرتی ہیں۔

دانی ایل گیارہ کی سولہویں آیت اُس اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، اور اکتالیسویں آیت کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ حزقی ایل میں یروشلم کی ہلاکت کو اتوار کے قانون کے وقت دانا اور نادان کنواریوں کی جدائی کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ حزقی ایل بابل میں اسیری کی حالت میں تھا جب اسے معجزانہ طور پر یروشلم پہنچایا گیا تاکہ وہ اٹھویں سے گیارہویں باب تک عین اُسی جدائی کا مشاہدہ کرے۔

اور چھٹے برس، چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ جب میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تو وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر نازل ہوا۔ تب میں نے دیکھا، اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شبیہ تھی جس کا منظر آگ کی مانند تھا: اس کی کمر کے مانند مقام سے نیچے کی طرف آگ پی آگ تھی، اور اس کی کمر سے اوپر کی طرف چمک کی سی نمود، کہربا کے رنگ کی مانند۔ اور اُس نے ہاتھ کی سی ایک صورت بڑھائی اور میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑ لی؛ اور روح نے مجھے زمین اور آسمان کے درمیان اٹھا لیا، اور خدا کی روایا میں مجھے یروشلم کو، اندرونی پہاڑ کے اُس دروازے تک لے گئی جو شمال کی طرف رخ رکھتا تھا؛ جہاں غیرت دلانے والی اُس مورت کی نشست تھی جو غیرت دلانے کا باعث ہوتی تھی۔ حزقی ایل 3-8:1

اٹھ سے گیارہ تک کے چار ابواب جدائی کی ایک توصیف ہیں، اور سسٹر وائٹ، جب حزقی ایل نو پر تبصرہ کرتی ہیں، تو نہ صرف اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ یہ وہی مہر لگانا تھا جو مکاشفہ

باب سات میں مذکور ہے، بلکہ یہ بھی کہ یروشلم آخری ایام میں لاؤدیقیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے۔

جو طبقہ اپنی ہی روحانی پستی پر رنجیدہ نہیں ہوتا، نہ دوسروں کے گناہوں پر ماتم کرتا ہے، وہ خدا کی مہر کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ خداوند اپنے قاصدوں کو—یعنی اُن آدمیوں کو جن کے ہاتھوں میں ہلاکت کے ہتھیار ہیں—حکم دیتا ہے: "تم اُس کے پیچھے پیچھے شہر میں جاؤ، اور مارو؛ تمہاری آنکھ ترس نہ کھائے، نہ تم رحم کرو؛ بوڑھوں اور جوانوں کو، کنواریوں کو، اور ننھے بچوں کو، اور عورتوں کو بالکل ہلاک کر ڈالو؛ لیکن اُس کسی شخص کے قریب نہ جانا جس پر نشان ہو؛ اور میرے مقدس سے شروع کرو۔ تب انہوں نے اُن بوڑھے آدمیوں سے آغاز کیا جو گھر کے سامنے تھے۔"

"یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیا—خداوند کا مقدس—سب سے پہلے خدا کے غضب کی ضرب سے متاثر ہوا۔ وہ بزرگ مرد، جنہیں خدا نے بڑا نور عطا کیا تھا اور جو لوگوں کے روحانی مفادات کے نگہبان کے طور پر قائم تھے، اپنی امانت میں خیانت کر گئے تھے۔ انہوں نے یہ مؤقف اختیار کر لیا تھا کہ ہمیں ان معجزات اور خدا کی قدرت کے نمایاں ظہور کی توقع نہیں رکھنی چاہیے جیسا کہ سابقہ ایام میں ہوتا تھا۔ زمانے بدل گئے ہیں۔ یہ الفاظ ان کی ایمانی کو تقویت دیتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں: خداوند نہ بھلائی کرے گا، نہ برائی۔ وہ اپنی قوم پر عدالت نازل کرنے کے لیے حد سے زیادہ رحیم ہے۔ یوں 'سلامتی اور امن' ان لوگوں کا نعرہ ہے جو پھر کبھی اپنی آواز نرسنگے کی مانند بلند نہ کریں گے تاکہ خدا کی قوم کو ان کی خطاؤں اور خاندان یعقوب کو ان کے گناہوں سے آگاہ کریں۔ یہ گونگے کتے جو بھونکنا نہیں چاہتے تھے، وہی ایک برانگیختہ خدا کے عادلانہ انتقام کا مزہ چکھتے ہیں۔ مرد، دوشیزائیں، اور چھوٹے بچے سب کے سب اکٹھے ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

"وہ مکروہات جن پر وفادار لوگ آپس بھر رہے تھے اور فریاد کر رہے تھے، وہ سب وہی تھیں جو محدود انسانی نگاہیں دیکھ سکتی تھیں؛ لیکن کہیں زیادہ بدترین گناہ، وہ جو پاک اور مقدس خدا کی غیرت کو بھڑکاتے تھے، ظاہر نہ کیے گئے تھے۔ دلوں کا عظیم تلاشی لینے والا بدکرداری کرنے والوں کے ہر اس گناہ کو جانتا ہے جو پوشیدگی میں کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنی فریب کاریوں میں اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرنے لگتے ہیں اور، اُس کے حلم کے باعث، کہتے ہیں کہ خداوند نہیں دیکھتا، اور پھر یوں عمل کرتے ہیں گویا اُس نے زمین کو ترک کر دیا ہو۔ لیکن وہ اُن کی ریاکاری کو آشکار کر دے گا اور دوسروں کے سامنے اُن گناہوں کو کھول دے گا جنہیں وہ چھپانے میں بڑی احتیاط برتتے تھے۔"

"مرتبہ، وقار، یا دنیوی حکمت کی کوئی برتری، اور نہ ہی مقدس منصب میں کوئی مقام، آدمیوں کو اصول کی قربانی دینے سے محفوظ رکھے گا، جب وہ اپنے ہی فریب دینے والے دلوں کے حوالے چھوڑ دیے جائیں۔ جنہیں لائق اور راستباز سمجھا گیا ہے، وہ ارتداد میں سرغنہ اور پُر وائی اور خدا کی رحمتوں کے غلط استعمال میں نمونہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی شریرانہ روش کو وہ اب مزید برداشت نہ کرے گا، اور اپنے غضب میں وہ ان سے بڑے رحمی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔"

"خداوند ناگواری کے ساتھ اپنی حضوری اُن لوگوں سے واپس لے لیتا ہے جو عظیم نور سے برکت یافتہ ہوئے ہوں اور جنہوں نے دوسروں کی خدمت میں کلام کی قدرت کو محسوس کیا ہو۔ وہ ایک وقت میں اُس کے وفادار خادم تھے، اُس کی حضوری اور راہنمائی سے سرفراز؛ لیکن وہ اُس سے منحرف ہو گئے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں لے گئے، اور اسی لیے وہ الہی ناراضی کے تحت لائے جاتے ہیں۔" Testimonies, volume 5, 211, 212.

حزقی ایل کی پوری کتاب یروشلم کی تباہی کے پس منظر میں قائم ہے۔ حزقی ایل کی گواہی میں نیوکدنصر کے اُس محاصرہ کو، جو ڈیڑھ سال تک جاری رہا، خاص طور پر نشان زد کیا گیا ہے، لیکن متی چوبیس میں یسوع کی تنبیہ کا "زیادہ براہ راست اطلاق" آخری ایام میں ہے۔ حزقی ایل میں حق کی وہ لکیر باب چوبیس میں پائی جاتی ہے۔

15 جنوری، 588 قبل مسیح

پھر نویں سال میں، دسویں مہینے کی دسویں تاریخ کو، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، یوں کہہ کر: اے ابن آدم، اس دن کا نام لکھ لے، یعنی اسی دن کا؛ کیونکہ شاہِ بابل نے اسی دن یروشلم کے مقابل اپنے آپ کو صف آرا کیا۔ حزقی ایل 1:24، 2۔

اس تاریخ پر، جو بائبل کے دیگر گواہوں سے بھی ثابت ہے، اٹھارہ مہینے کے محاصرہ کا آغاز ہوا۔ اُس تاریخ کو حزقی ایل پر نازل ہونے والا خداوند کا کلام خون آلود شہر کی اُس تمثیل پر مشتمل تھا جسے ایک ابلتی ہوئی دیگ اور اس کے بعد ایک عظیم آگ کے ذریعہ نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ تمثیل واضح طور پر یروشلم پر آنے والی عدالت کی نمائندگی کرتی ہے، اور اسی باب میں اس کے بعد حزقی ایل کی بیوی کا ناگہانی ضرب سے وفات پا کر سپردِ خاک ہونا بطور علامت مذکور ہے کہ وہ محاصرہ، جو بالآخر مقدس کو تباہ کر دینے والا تھا، شروع ہو چکا تھا۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ، اے آدم زاد، دیکھ، میں ایک ہی ضرب سے تیری آنکھوں کی مرغوب چیز تجھ سے لے لیتا ہوں؛ لیکن تو نہ ماتم کرنا نہ رونا، اور نہ تیرے آنسو بہیں۔ آہ و زاری سے باز رہ، مردوں کے لیے سوگ نہ کر، اپنی پگڑی اپنے سر پر باندھ، اور اپنے جوتے اپنے پاؤں میں پہن، اور اپنے ہونٹ نہ ڈھانپ، اور لوگوں کی دی ہوئی روٹی نہ کھا۔ چنانچہ میں نے صبح کو لوگوں سے کلام کیا، اور شام کو میری بیوی مر گئی؛ اور میں نے صبح کو ویسا ہی کیا جیسا مجھے حکم دیا گیا تھا۔ حزقی ایل 15:24-18۔

تب حزقی ایل کے آس پاس کے لوگوں نے اس تمثیل اور اُس کی بیوی کی موت کے معنی دریافت کیے۔

اور لوگوں نے مجھ سے کہا، کیا تو ہمیں بتائے گا کہ یہ باتیں ہمارے لیے کیا معنی رکھتی ہیں، کہ تو ایسا کرتا ہے؟ تب میں نے اُن کو جواب دیا، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہہ کر: اسرائیل کے گھرانے سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں اپنے مقدس کو ناپاک کروں گا، جو تمہاری قوت کا فخر، تمہاری آنکھوں کی خواہش، اور وہ ہے جس پر تمہاری جان ترس کھاتی ہے؛ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں، جنہیں تم پیچھے چھوڑ آئے ہو، تلوار سے گر جائیں گے۔ حزقی ایل 21:24-19۔

اس عبارت میں حزقی ایل کی بیوی اور مقدس دونوں کو ”تیری آنکھوں کی مرغوب چیز“ کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ بائبل مورخین کے مطابق محاصرہ اٹھارہ ماہ تک رہا، جبکہ کستیسوس اور طیطس کے محاصرے سنہ 66 سے سنہ 70 تک چار برس جاری رہے۔ کستیسوس کے پہلے محاصرے سے لے کر تباہی تک مدت کا دقیق شمار ساڑھے تین برس بنتا ہے، لیکن ”شمولی حساب“ کو بروئے کار لانے پر، جو بائبل میں سب سے زیادہ مستعمل طریق شمار ہے، یہ چار برس بنتے ہیں۔ یہ جاننا کہ دونوں طرز شمار درست ہیں، ہمیں یہ دیکھنے کے قابل بناتا ہے کہ کستیسوس سے طیطس تک ساڑھے تین برس بھی ہیں اور چار برس بھی۔

یروشلم کی دونوں ہلاکتوں میں ہمارے پاس اتوار کے قانون کی دو گواہیاں موجود ہیں، اور دونوں تاریخوں کی تفصیلات کو اُس عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر منطبق کیا جانا ہے—جہاں لودیکہ خداوند کے منہ سے اُگل دی جاتی ہے۔ نبوکدنصر کے محاصرے کے آغاز کی علامت حزقی ایل کی بیوی کی موت سے ہوتی ہے۔ اُس کی موت پر حزقی ایل کو حکم دیا گیا کہ وہ علانیہ ماتم نہ کرے، کیونکہ وہ یہودیوں کے اسیری میں لے جائے جانے کی نشانی تھا۔

سن 66 سے 70 تک کے چار سالہ عرصے کی ابتدا ویرانی کی مکروہ چیز کے نشان سے متعین ہوتی ہے، جو یروشلم میں موجود مسیحیوں کے لیے فرار ہونے کا نشان تھا۔

پس جب تم اُس اُجاڑ دینے والی مکروہ چیز کو، جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا، مقدس مقام میں کھڑی دیکھو، (جو پڑھتا ہے، وہ سمجھ لے): تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔ متی 24:15،16۔

دو محاصرے جو واضح طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، اور دونوں محاصروں میں محاصرے کے آغاز پر ایک ”نشان“ موجود ہے۔ جب حزقی ایل نے یہ واضح کیا کہ اُس کی بیوی کی موت اور اُس کی طرف سے ماتم نہ کرنے سے کیا مراد تھی، تو اُس نے بیان کیا اور پھر قلم بند کیا:

پس حزقی ایل تمہارے لیے ایک نشان ہے: جو کچھ اُس نے کیا ہے، اُس کے مطابق تم بھی کرو گے؛ اور جب یہ واقعہ ہوگا، تو تم جانو گے کہ میں ہی خداوند خدا ہوں۔ حزقی ایل 24:24۔

حزقی ایل کی بیوی کی موت کی علامت یروشلم اور بیکل کی جلد آنے والی تباہی اور اس کے بعد بابل کی اسیری کی نشان دہی تھی۔ اور دانی ایل کے وسیلہ سے مذکور ویرانی کی مکروہ چیز کی علامت تباہی سے بچ نکلنے کے لیے ایک تنبیہ تھی، لیکن دونوں محاصروں کے آغاز میں ایک علامت موجود ہے۔

جلد آنے والے اتوار کے قانون سے پیشتر ایک نبوی محاصرہ ہوگا، اور حزقی ایل کی بیوی کی موت اس بات کی علامت ہے کہ لاودکیا کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کو مکمل طور پر پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے؛ جبکہ حزقی ایل ایک لاکھ چوالیس ہزار کا نشان ہے، اور اس عَم کی علامت ہے جو محاصرے کے آغاز میں بلند کیا جاتا ہے۔ بابل کے محاصرے کے آغاز میں حزقی ایل ایک لاکھ چوالیس ہزار کا عَم ہے، اور ابتدا میں ویرانی کی مکروہت کی نشانی روم کی ”نشانی“ ہے۔ ایک نشانی داخلی انتباہ کی طرف اشارہ کرتی ہے اور دوسری خارجی انتباہ کی طرف۔ یقیناً سن 66 میں مسیحیوں کے لیے ایک انتباہ تھا، لیکن انتباہ کی نشانی روم تھی۔ بابل کی ہلاکت میں نشانی حزقی ایل کی بیوی تھی۔ روم اُس طبقے کی علامت ہے جو حیوان کا نشان پاتے ہیں، اور حزقی ایل اُن لوگوں کی نشانی ہے جو خدا کی مہر پاتے ہیں۔

اختتامی کے دو ادوار

پہلا محاصرہ اٹھارہ ماہ تک جاری رہا اور دوسرا محاصرہ چار سال تک جاری رہا۔ یہ دونوں محاصرے اپنے ”زیادہ براہ راست“ تکمیل معنی ایام آخر میں پاتے ہیں، اور دونوں محاصرے براہ راست تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی اُس پیشین گوئی سے مربوط ہیں جو مکاشفہ 9:15 میں مذکور ہے۔

مکاشفہ 9:10 کے پانچ مہینوں کے آغاز میں ایک ایسی تاریخ شامل تھی جو اڑتیس سالہ مدت کی نشان دہی کرتی ہے، اور جو چار سالہ محاصرہ پر منتج ہوتی ہے، جو عدد اڑتیس کے ساتھ وابستہ ہے، اور اسلام کے ابھرنے کی شناخت کرتی ہے۔ اس چار سالہ محاصرہ کا ہم مثل اُس تاریخ میں پایا جاتا ہے جو اُس وقت شروع ہوئی جب (پانچ مہینے) ایک سو پچاس سال مکمل ہوئے اور تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن کا آغاز ہوا۔ یہ 27 جولائی 1449 کو شروع ہوا، اور چار سال بعد اسلام نے قسطنطنیہ کے خلاف پچپن دن کا محاصرہ برپا کیا جو 29 مئی 1453 کو اختتام پذیر ہوا۔

جب 27 جولائی 1449 کو شروع ہونے والی زمانی نبوت 11 اگست 1844 کو اختتام کو پہنچی، تو 1840 سے 1844 تک پہلی اور دوسری فرشتہ کی تحریک کے چار سال، 1333 سے 1337 کے چار سالہ محاصرہ کے ساتھ، اور نیز 1449 سے 1453 کے چار سالہ عرصہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو گئے۔ یہ تین گواہ، جو سب کے سب براہ راست اسی ایک نبوی سلسلہ کا حصہ ہیں، ایک علامتی چار سالہ مدت کی نمائندگی کرتے ہیں، جس میں 1840 سے 1844 تک پہلی اور دوسری فرشتہ کی تحریک تیسرے فرشتہ کی تحریک کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔ یہ تین گواہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں چار سالہ محاصرہ کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ یہ چار سالہ مدت 66 اور 70 میں یروشلم کے محاصروں کے ذریعے بھی ظاہر کی گئی ہے۔

سن 66 میں سیسٹینس کے ہاتھوں چار سالہ محاصرے کی ابتدا، اور پھر سن 70 میں طیطس کے ذریعے اس کا اختتام، چار برس کے ایک عرصے کے لیے ایک الفا کی علامت اور ایک اومیگا کی علامت پیدا کرتا ہے۔ یہی عرصہ ساڑھے تین برس کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے، جو بدلے میں اُن ساڑھے تین نبوی برسوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے جن میں پاپائی روم نے مقدس کو پامال کیا۔

لیکن جو صحن ہیکل کے باہر سے اُسے چھوڑ دے، اور اسے نہ ناپ، کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے؛ اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گی۔ اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا، اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کریں گے۔ مکاشفہ 11:2، 3۔

اور وہ تلوار کی دھار سے گریں گے، اور سب قوموں میں اسیر کر کے لے جائیں گے؛ اور یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے روند جائے گا، جب تک کہ غیر قوموں کے زمانے پورے نہ ہو جائیں۔ لوقا 21:24۔

یہ بات ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے کہ میں سیسٹیس کے الفا نشان سے لے کر طیطس کے اومیگا نشان تک ظاہر کیے گئے عرصہ کے لیے دونوں، یعنی "شمولی" اور "اخراجی" شمار کا استعمال کر رہا ہوں۔ یہ اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ ایک ہی تاریخ کے ساتھ وقت کے دو اطلاقات پیش کیے گئے ہیں۔ ہم اس بائبل اصول پر پہلے بھی گفتگو کر چکے ہیں جب ہم نے (کئی مضامین پہلے) یسوع کے قیصریہ-فلپی (پانیوم) کے دورہ زیارت اور اُن کے کوہ تجلی کے سفر کے درمیان کے وقت پر غور کیا تھا۔ دو بائبل مصنفین چھ دن کا اندراج کرتے ہیں اور ایک آٹھ دن کا۔

اور چھ دن کے بعد یسوع پطرس، یعقوب، اور اُس کے بھائی یوحنا کو ساتھ لے گیا، اور انہیں الگ ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا۔ متی 17:1۔

اور چھ دن کے بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لے کر تنہائی میں الگ ایک اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا، اور اُن کے سامنے اُس کی صورت بدل گئی۔ مرقس 9:2۔

اور تقریباً آٹھ دن بعد ان باتوں کے، اُس نے پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ساتھ لیا، اور دعا کرنے کے لیے ایک پہاڑ پر چڑھ گیا۔ لوقا 9:28۔

یروشلم کی تباہی کا اطلاق اخیر ایام پر "زیادہ براہ راست" طور پر ہوتا ہے، اور اس تباہی کے دو گواہ بابل اور روم کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں گواہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، لیکن حقیقت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لیے مختلف اور نہایت اہم نبوتی خصوصیات فراہم کرتے ہیں۔ روم کے محاصرہ (66 تا 70) کی مدت چار سال تھی، جو ساڑھے تین سال کی بھی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ ساڑھے تین سال اُس مقدس اور لشکر کی پامالی کے ساتھ مربوط ہیں جو بت پرستی اور پاپائیت دونوں کے ذریعے انجام پائی۔ پاپائیت کے ہاتھوں یہ پامالی ساڑھے تین علامتی سال تک رہی، جیسا کہ روم کے محاصرہ میں لفظی ساڑھے تین سال اس کی مثال کے طور پر ظاہر ہوئے۔

وہ چار سالہ محاصرہ اُس نبوی خط کے ساتھ وابستہ چار سالہ ادوار سے بھی مربوط ہے جو اسلام کے سرفراز کیے جانے، اور اس کے بعد پہلے اور دوسرے، پھر تیسرے فرشتے کی تحریک کے سرفراز کیے جانے کی نشان دہی کرتا ہے۔ سیسٹینس سے ٹائٹس تک کا عرصہ پاپائی روم کے پہلے سے بھی متقاطع ہوتا ہے اور اسلام کے پہلے سے بھی۔ روم کا پہلے اور سیسٹینس اور ٹائٹس کے ساڑھے تین سال پاپائی روم کے علامتی ساڑھے تین سالوں سے متقاطع ہوتے ہیں، یوں بت پرست روم اور پاپائی روم کی دو ہستیوں کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اسلام کا پہلے اسی تاریخ کے ذریعے، چار سال کے طور پر سمجھ جانے کی نسبت سے، مربوط ہے؛ لیکن جس طرح اس تاریخ میں روم کے پہلے کے ساتھ ہے، اسی طرح اسلام ایک دوسری قوت سے بھی وابستہ ہے جو اسلام کے پہلے کے تابع ہے—اور وہ ایڈونٹ ازم ہے۔ ساڑھے تین سال کا عرصہ روم کی دونوں صورتوں میں روم کی نمائندگی کرتا ہے، اور چار سالہ عرصہ اسلام اور ایڈونٹ ازم کی

نمائندگی کرتا ہے۔ نبوی اعتبار سے بت پرست اور پاپائی روم کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی اسلام اور ایڈونٹ ازم کو۔

یہ نبوتی طور پر تقاضا کرتا ہے کہ جب ہم بابل کے محاصرہ پر غور کریں تو اٹھارہ ماہ کے محاصرہ کی تمثیل میں وقت کی دو فہمیں دیکھی جانی چاہئیں۔ روم کے لئے ہوئے محاصرہ میں وقت کی دو نمائندگیوں کا تقاضا کرتی ہیں۔ نبوکدنصر کا اٹھارہ ماہ کا محاصرہ ڈیڑھ سال کی علامت کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اٹھارہ ماہ ڈیڑھ سال ہوتے ہیں، اور ڈیڑھ کو 1.5 سال کے طور پر بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ نبوکدنصر کا محاصرہ بیک وقت اٹھارہ ماہ بھی تھا اور ایک اعشاریہ پانچ (1.5) سال بھی۔

اٹھارہ مہینے اُس قدرت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو یروشلم کو پامال کرنے والی تھی، اور 1.5 سال اسلام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ حساب کے نبوی پہیے میں جو اٹھارہ مہینوں کی نشان دہی کرتا ہے، بابل کی شناخت ہوتی ہے، اور حساب کا دوسرا نبوی پہیہ اسلام کی شناخت کرتا ہے۔ ہم ابھی تک یہ وضاحت پیش نہیں کر چکے کہ اسلام کے ساتھ 1.5 سال کے اطلاق تک ہم کیسے پہنچتے ہیں، لیکن یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ وقت کی یہ دو گنتیاں اُس تباہی میں پائی جاتی ہیں جو روم کے ذریعے لائی گئی، جو روم کے نبوی پہیے سے متعلق ہے، (خواہ کافر روم ہو یا پاپائی)، اور دوسری گنتی اسلام کے نبوی پہیے سے متعلق ہے۔ یہ خصوصیات یروشلم کی الفا اور اومیگا دونوں تباہیوں میں پائی جاتی ہیں۔

سیستیس اور طیطس کے ساتھ یروشلم کا چار سالہ محاصرہ ایک نبوتی سلسلے کے اختتام کی نمائندگی کرتا ہے، جو اڑتیس سالہ مدت سے شروع ہوا تھا اور جس کا اختتام چار سالہ محاصرے پر ہوا، جو اسلام کے سرفراز کیے جانے کی علامت تھا؛ اور اسی عین سلسلے میں آخری چار سالہ مدت ایک لاکھ چوالیس ہزار کے عَلم کے بلند کیے جانے کی نمائندگی کرتی ہے۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔